تاریخ وسنہ ولادت ووفاتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنت زہرا نقوی ندوی الہندی صاحبہ، معلمۂ جامعۃ الزہرا، لکھنؤ

افسوس کہ مسلمانان عالم اور تو اور پیغمبر اسلام ہی کی ولادت ووفات کی تاریخ میں اختلافات کا شکار ہیں، پریشانیاں ماضی کے مورخین کی تحریروں کے سبب ہیں۔ ضرورت ہے کہ جن تاریخوں پر مذہب امامیہ کا اتفاق ہے انھیں فقہاء ومحققین امامیہ نیز علمائے اہلسنت کی کتابوں سے پیش کیا جائے چنانچہ یہ مختصر سا مضمون اسی غرض سے سپرد قرطاس ہے۔

ولادت باسعادت

رُوِیَ ثِقَۃُ الْاِسْلَامِ فِی الْکَافِیْ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَضَتْ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِیْ عَامِ الْفِیْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مَعَ الزَّوَالِ۔ وَذَھَبَ الشَّیْخُ وَالشَّھِیْدُ فِی الدُّرُوْسِ اِلٰی اَنَّہٗ وُلِدَ یَوْمَ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْہُ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

(ترجمہ) عمدۃ المحدثین ملّا محمد یعقوب کلینی رحمہ اللہ نے کتاب کافی میں تحریر فرمایا ہے کہ سید المرسلین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱ عام الفیل (جس سال ابرہہ خانۂ کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے ہاتھیوں کا لشکر لے کر گیا تھا) ۱۲ر ربیع الاول بروز جمعہ وقتِ زوال ہوئی اور شیخ ابوجعفر طوسیؒ اپنے بعض تصانیف میں اور شہید اولؒ دروس میں رقم طراز ہیں کہ آنحضرتؐ سترہ ربیع الاول کو جمعہ کے دن، طلوع فجر کے وقت متولد ہوئے۔

مولانا نواب شیخ احمد حسین خاں صاحب مذاقؔ اپنی قیمتی تالیف ''تاریخ احمدی'' میں لکھتے ہیں کہ ''تاریخ الخمیس'' میں ہے کہ رسولؐ مقبول دسویں ربیع الاول کو اور بقولے بارہویں ربیع الاول کو اور بروایتے سترہویں ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔''

مورخِ حقائق نگار سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی اپنی کتاب ''تاریخ اسلام'' کے حصہ اول میں صفحہ ۶۰ و ۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جب وفات پیغمبرؐ کی تاریخ مسلمانوں میں متفق علیہ نہ رہ سکی تو ولادت کی تاریخ میں اختلاف ہونا کون تعجب خیز ہے، غنیمت یہ ہے کہ مہینہ متفق علیہ ہے یعنی ربیع الاول مگر اس مہینے میں کس دن حضرت متولد ہوئے اس بارے میں اہلسنت میں متعدد قول ہیں، دوسری، آٹھویں، دسویں اور زیادہ مشہور بارہویں تاریخ ہے اور دوشنبہ کا دن۔ علمائے امامیہ سے کلینیؒ بھی بارہویں کے قائل ہیں لیکن زیادہ تر علمائے شیعہ سترہ ربیع الاول کو جمعہ کے دن ولادت مانتے ہیں چونکہ اس فرقہ کا دارومدار اہلبیت رسولؐ پر رہا ہے اس لئے ان کا اس تاریخ پر تقریباً متفق ہونا

اس کا پتہ دیتا ہے کہ اہلبیتؑ سے ان کو یہی علم حاصل ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ گھر کی بات میں گھر والوں سے زیادہ کس کا بیان معتبر سمجھا جاسکتا ہے۔ علامہ ابن شہر آشوب کا بیان ہے کہ اس وقت اصحاب فیل کے واقعہ کے بعد پچپن دن گذر رے تھے لیکن مسعودی پچاس لکھتے ہیں۔

''رہنمایان اسلام'' (تذکرۂ چہاردہ معصومینؑ) میں سید العلماء لکھتے ہیں کہ ۵۷۰ء میں جس سال ابرہہ حبشی نے خانۂ کعبہ پر ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ فوج کشی کی ہے جس سے عربوں نے عام الفیل کے نام سے سنہ مقرر کرلیا اسی سال جمعہ کے دن ۱۷/ربیع الاول کو حجاز کی سرزمین مکہ پر حضرت کی ولادت ہوئی۔

وفات حسرت آیات

وَقَالَ الشَّيۡخُ فِي التَّهۡذِيۡبِ قُبِضَ مَسۡمُوۡمًا يَوۡمَ الۡاِثۡنَيۡنِ لِلَيۡلَتَيۡنِ خَلَتَا مِنۡ رَبِيۡعِ الۡاَوَّلِ حِيۡنَ زَاغَتِ الشَّمۡسُ۔

(ترجمہ) شیخ ابوجعفر طوسیؒ نے تہذیب میں لکھا ہے کہ دوسری ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن زوال کے وقت منافقوں کے دیئے ہوئے زہر کے سبب رسول اکرمؐ عازم خلد بریں ہوئے۔

''تاریخ احمدی'' میں تعلقدار پریانواں نواب احمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ''طبقات ابن سعد'' میں محمد بن قیس سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ کی وفات بروز دوشنبہ دوسری ربیع الاول ۱۱ھ کو ہوئی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے بروز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کو وفات پائی۔''

سرکار سید العلماء طاب ثراہ تاریخ اسلام حصہ چہارم کے صفحہ ۱۷۸/ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرتؐ کی وفات ہمارے یہاں کی مشہور روایت کے مطابق ۲۸/صفر ۱۱ھ کو ہوئی اور عام طور پر اہلسنت ۱۲/ربیع الاول کو مانتے ہیں، ہمارے قدیم علماء میں جناب کلینیؒ مصنف کافی نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور قرائن کے لحاظ سے میرے نزدیک قوی قول یہ ہے کہ ۲/ربیع الاول کو وفات ہوئی ہے۔ اور ''رہنمایان اسلام'' میں صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر سید العلماءؒ لکھتے ہیں کہ دوشنبہ کا دن دوسری ربیع الاول یا ایک قول کی بنا پر ۲۸/صفر کی وہ قیامت خیز تاریخ تھی جب چند روز بیمار رہنے کے بعد مصلح عالم پیغمبرؐ اسلام حضرت محمد مصطفی نے دنیا سے رحلت فرمائی۔ آپ کی حسب وصیت آپ کے بھائی اور جانشین حضرت علی بن ابی طالبؑ نے آپ کی تجہیز وتکفین فرمائی اور آپ کی مسجد کے پاس اسی حجرہ میں جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی دفن کیا۔

مدینۂ منورہ میں آپ کا قبۂ خضراء مسلمانان عالم کی زیارت گاہ ہے جہاں وہ مکۂ معظّمہ کے حج سے پہلے یا بعد جاتے ہیں اور مسجد نبوی وروضۂ رسولؐ کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔